

تفضیلیت و رافضیت و ضلالت کے خلاف مراکزِ اہل سنت کا اعلانِ حق

یہس اختر مصباحی
دارالقلم، دہلی

سواِ اعظمِ اہل سنت و جماعت (ہندوپاک) کے مختلف مذہبی حلقے، اس وقت، بعض مُخَرَّف عناصر اور بے لگام افراد کی خود سری و سرکشی اور پے در پے ایسے جدید رجحانات و خیالات کی شورش و یورش سے دوچار ہیں جو نہایت تشویشناک اور شیرازہِ اہل سنت کو، درہم برہم کر دینے والے ہیں۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ہندوپاک کی بعض خانقاہوں اور اداروں میں تفضیلیت و رافضیت دے پائوں، داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہے اور کہیں کہیں، وہ بڑی حد تک یا کسی حد تک اپنے اس مذموم مقصد میں کامیاب بھی ہو چکی ہے۔

اسی طرح، نئی زمین اور نئے مرکزِ فکر کی تلاش و جستجو میں سرگرداں اور اکابرِ علم و مشائخِ اہل سنت سے نسبت و وابستگی کا قلابہ اپنی گردن سے اتار پھینکنے میں کوشاں، بعض نام نہاد دانشور، نئے گل کھلانے کے جنون میں، یکے بعد دیگرے، نئے نئے فتنے جگا رہے ہیں اور تشکیک و انحراف کی مہم چلا کر اپنی کج فکری و کج روی اور کج ادائی کا، علانیہ مظاہرہ کر رہے ہیں۔ صحابی رسول، حضرت امیر معاویہ کے خلاف ہونے والی، یا وہ گوی و ہرزہ سرائی، اور حُسامُ الصَّرمین کے خلاف ہونے والے جارحانہ، یا جاپلانہ حملے، انھیں دونوں طبقوں کی مشترکہ کارروائی کے تازہ ترین نمونے ہیں۔ حالات کی نزاکت و سنگینی کو، بھانپتے ہوئے، سال بھر پہلے مجلس شرعی، مباح پور کے فقہی سیمینار (منعقدہ ۱۷/۱۸/۱۹ صفر ۱۴۳۹ھ/ ۸/۹ نومبر ۲۰۱۷ء) میں، برادرِ مکرم، مولانا محمد احمد، اعظمی، مصباحی، ناظم تعلیمات (وسابق صدر المدرسین) الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور (ضلع اعظم گڑھ، اتر پردیش، انڈیا) اپنے خطبہٴ صدارت میں ارشاد فرماتے ہیں:

..... ”ایسی تنظیمیں، وجود میں آچکی ہیں، جن کا فارمولا، یہ ہے کہ:

یہودی، نصرانی، قادیانی، ہندو، سکھ، بدھشٹ، وغیرہ، سب اہل جنت ہیں۔ انسانوں کے کسی طبقے کو بھی کافر کہنے کی اجازت نہیں۔ شامتانِ خدا اور رسول اور اسلام کے بنیادی اصول و مبادی کو توڑنے والوں کی بھی تکفیر، جائز نہیں۔ جو، اس فارمولے کا پابند ہے، اسی کے لئے تنظیم کے خزانوں کا، دہانہ کھلا ہوا ہے۔ اور جو، اس سے منحرف ہو، وہ کسی طرح کی داد و دہش کا مستحق نہیں۔

یہ تنظیمیں اپنے شیطانی مقاصد کی تکمیل کے لئے ایسے افراد کا انتخاب کرتی ہیں اور خود مسلمانوں میں سے بھی ایسے عقلاً کو خریدتی ہیں، جو اپنی علمی، یا سیاسی، یا سماجی کارکردگی کی وجہ سے شہرت یافتہ ہوں۔ جن کے پیچھے، حامیوں اور معتقدوں کا ایک زبردست حلقہ ہو، جو اپنی دماغی قوت، تنظیمی لیاقت اور تقریری و تحریری صلاحیت

کے باعث، اچھے اچھے اذہان کو متاثر کر سکتے ہوں اور انھیں اپنے دام خوش نما کا، پوری طرح، اسیر بنا سکتے ہوں۔
 سطح نظر، یہ ہے کہ اس طرح، جب ایک شخص خرید لیا جائے گا، تو اس کے ذریعہ، ایک بہت بڑی جماعت، تنظیم کے
 دامن میں آجائے گی اور مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ، خود اسلامی اصولوں کو تاراج کرنے کے لیے میدان میں اتر پڑے گا
 اور قدیم مسلمانوں سے علمی و فکری جنگ کے لیے وہی کافی ہوگا۔

ملت اسلامیہ، ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گی، اس کی اجتماعی قوت کے، پُرزے بکھر جائیں گے۔
 اور الزام بھی تنظیم کے سر، نہ آئے گا، بلکہ اس کا ذمہ دار، مسلمان کہلانے والا کوئی مشہور قائد، یا دانشور، قرار پائے گا۔
 برصغیر (متحدہ ہند) پر، انگریز سامراج نے اپنا پرچم، نصب کیا، تو مسلمانوں کی دفاعی اور اجتماعی قوت کو توڑنے
 اور انھیں فرقوں میں تقسیم کرنے کے لئے افراد، انگریزوں اور یہودیوں سے نہیں
 بلکہ مسلمان کہلانے والوں کے درمیان سے چُنے، جس کا نتیجہ، برٹش حکومت کے زوال کے بعد بھی ہمارے سامنے ہے۔
 لیکن، ہمارا مکار و عیار دشمن ابھی اتنی ساری تفریق پر قانع نہیں، بلکہ عالمی پیمانے پر، ملت اسلامیہ کو بالکل ہی بے دست و پا
 اور ناتواں بنانے کے لئے مزید تدبیروں میں لگا ہوا ہے۔

جن کی تفصیل کی، اس مختصر خطبے میں گنجائش نہیں، مگر، ایک بات کی طرف، اشارہ کرنا، ضروری سمجھتا ہوں:
 آپ جانتے ہیں کہ ائمہ دین نے تکفیر کا حکم لگانے میں سخت احتیاط برتی ہے۔
 مگر، بدلی ہوئی یہودیت، نصرانیت اور دیگر غیر اسلامی مذاہب پر اسلام کا لیبل لگانے
 یا۔ ان کے ماننے والوں کو جنتی بتانے کی حرکت، کبھی نہیں کی ہے۔
 اسی طرح کسی نئی نبوت کا دعویٰ کرنے والا، یا ختم نبوت کا انکار کرنے والے
 یا خدا و رسول اور اسلام کی کھلی گستاخی کرنے والوں کی تکفیر صریح سے کبھی انحراف بھی نہیں کیا ہے۔
 مگر، اب، بڑے دانشورانہ انداز، داعیانہ لباس اور مغالطہ آفریں اسلوب میں عدم تکفیر کے ایک نئے فتنے کو جگانے کی
 سازش رچی جا رہی ہے، جس کا سرا، نہ ائمہ دین سے ملتا ہے، نہ صحابہ و تابعین سے۔

بلکہ سراغ لگایا جاتا ہے، تو اس کا سرا، سرکش شیاطین اور کھلے دشمنان دین سے ملتا ہے۔
 پھر، کچھ فروعی عقائد اور مسائل کو چھیڑنے کی بھی کوشش ہو رہی ہے۔
 جن میں سے بعض، کفر تک نہیں، تو ضلال تک، ضرور پہنچتے ہیں اور بعض اس سے فروتر ہیں۔
 مقصد یہ ہے کہ جمہور مسلمین، جن فروعی عقائد و مسائل میں متحد نظر آرہے ہیں، ان میں بھی رخسہ اندازی کر کے
 کسی طرح انتشار و افتراق کا دائرہ، وسیع سے وسیع تر کیا جائے اور اپنی قابلیت کا لوہا منوایا جائے۔

اس طرح، اگر چھوٹے فتنے، مسلمانوں میں باریاب ہو جاتے ہیں
 تو کسی دن بڑا فتنہ بھی اپنی جگہ بنا لے گا اور دشمن کا خواب کسی طرح، شرمندہ تعبیر ہو سکے گا۔
 ماضی قریب میں امام احمد رضا، قادری، بریلوی، قدس سرہ (۱۲۷۲ھ--۱۳۴۰ھ) نے
 اصول دین اور حد و تکفیر و عدم تکفیر کو اپنی تحریروں میں اچھی طرح، واضح و مبرہن کر دیا ہے۔
 اور ایک زمانے سے، ان کے علم و تحقیق کا، سکہ، رواں ہے۔

ان کا اخلاص و تقویٰ، عشقِ خدا و رسول، محبتِ اسلام و مسلمین اور علمی و قلمی دیانت و امانت کا سونا بھی جانچا پرکھا ہوا ہے ان کی امامت و پیشوائی، مسلم ہے۔

اس لئے آج، ان کے فتوائے تکفیر کو بھی خاص طور سے نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کی امامت و دیانت پر بھی ہرزہ سرائی کی جا رہی ہے۔ تاکہ اپنے باطل افکار کو، امت میں اعتبار دے سکیں۔ اور کہیں ان کی عبارتوں کی غلط تعبیر و تشریح، یا بے جا استعمال کی بھی کوشش ہو رہی ہے۔ تاکہ ان کا نام لے کر اپنے خود ساختہ فتنوں کو فروغ دے سکیں۔ وَالْعَيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔ حضراتِ علمائے کرام! آپ کے ہاتھوں میں کشتیِ ملت کی نگہبانی ہے۔

اس لئے ہر طرح کے فتنوں سے ہمہ دم، ہوشیار رہنے اور ان سے اپنی قوم کو بچانے کی بے دریغ کوشش، آپ پر فرض ہے۔ فتنے، ہماری اولاد میں اپنی جگہ بنا رہے ہیں۔ ہمارے مدارس کی چہار دیواریاں، محفوظ نہیں، ہمارے گھروں کے بند کمروں میں لگے ہوئے بستر، ہلاکت خیز ہتھیاروں کی زد میں ہیں۔ ذرائعِ ابلاغ کی فراوانی نے، ہر طرح کا حصار توڑ رکھا ہے۔ اب آپ کو تنہائیوں میں اور ایک جاہلوں کے مخصوص نشستوں میں سیلابِ بلا پر، بند باندھنے کی ہر ممکن تدبیر کرنی ہے۔ اور اپنی سعیِ محکم سے فتنوں کا سینہ، چاک کرنا ہے۔ تاکہ آپ اپنے فرض سے سبک دوش بھی ہوں۔ اور امت کو تحفظ بھی نصیب ہو۔ اَلَسَّعٰی مِنَّا وَالْاِتِّمَامُ مِنَ اللّٰهِ۔

حضرات! فی الحال، ہم، سیمینار کے مقررہ سوالات، حل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور فوری طور پر ہمیں، انھیں کی طرف، توجہ دینی ہے۔ مگر، میں نے مذکورہ فتنوں کا ذکر، مؤخر کرنا، مناسب نہ سمجھا۔ تاکہ آپ غور کریں، مؤثر تدابیر کی فکر کریں اور جلد ہی کوئی لائحہ عمل، تیار کر کے مقابلے کے لئے مردانہ وار تیار ہوں۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنُ أَوْ قَالَ: الْبِدْعُ وَ سُبَّ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔ (رَوَاهُ الْحَاطِبُ فِي الْجَامِعِ، وَغَيْرُهُ) إِلَى آخِرِهِ۔
محمد احمد مصباحی، صدر مجلسِ شرعی، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، ضلعِ اعظم گڑھ۔ یوپی (صفر ۱۴۳۹ھ / نومبر ۲۰۱۷ء)



کچھ دنوں بعد کی ایک مجلس گفتگو میں برادرِ مکرم، مولانا محمد احمد، اعظمی، مصباحی، ارشاد فرماتے ہیں:
(آج، شبِ پنج شنبہ، ساڑھے نو بجے، بتاریخ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ۔ مطابق ۱۷ فروری ۲۰۱۸ء راقم السطور (طارق انور مصباحی۔ کیرالا) نے، استاذِ عالی المراتب، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دَامَ ظِلُّهُ الْاَقْدَسِ ناظمِ تعلیمات و سابق شیخ الجامعہ، الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور) سے اپنی کتاب ”الْبَرَكَاتُ النَّبَوِيَّةُ فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ“ پر، تقریظ، رقم فرمانے کی گزارش کی۔ ساتھ ہی مصباحی کے لقب سے ملقب بعض فتنہ پردازوں کا ذکر کیا، جو مسلسل کئی ماہ سے حُسامُ الصَّرمین میں بیان کردہ احکامِ شرعیہ پر، حرف گیری کر رہے ہیں۔ استاذِ مدوح نے، اس کے، دو جوابات، ارشاد فرمائے۔)

جواب اول: میں نے جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) کے چوبیسویں فقہی سیمینار (منعقدہ نومبر ۲۰۱۷ء) کے خطبہ صدارت میں، حُسامُ الصَّمین کے احکام کا ذکر اور امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، قُدس سِرُّہ العَزِیز کے حکم تکفیر پر علمائے اہل سنت و جماعت کے اتفاق کا تذکرہ، ان حالات کو، مد نظر رکھتے ہوئے کیا تھا۔

جواب دوم:

جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) اپنے فارغین کو، سند، تفویض کرتے وقت، فارغین سے تحریری معاہدہ لیتا ہے کہ: حامل سند، مسلک دیوبند کے اشخاص اربعہ کے کافر و مرتد ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اگر وہ، اس اقرار سے منحرف ہو جائے، تو سند، مسترد، قرار پائے گی۔ ایسی صورت میں ان لوگوں کا، خود کو ”مصباحی“ کہنا، ناجائز ہے۔ (راقم الحروف) طارق انور مصباحی) نے عرض کیا تھا کہ: اس سال، عرس عزیزی کے موقع پر، جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) کے کوئی ذمہ دار فرد، یا حضرت سربراہ اعلیٰ دَامَ ظِلُّہُ العَالِی اس تعلق سے چند جملے، ارشاد فرمادیں۔ تاکہ عوام کو بھی اس کی اطلاع ہو جائے۔

استاذ گرامی نے جواباً فرمایا کہ: انٹرنیٹ سے ہم لوگوں کا، ربط و تعلق نہیں۔ ذمہ داران ادارہ بھی انٹرنیٹ سے تعلق نہیں رکھتے۔ جو کچھ فتنے پھیلانے جارہے ہیں، وہ انٹرنیٹ پر ہیں۔ تم، میرے حوالے سے انٹرنیٹ پر میری باتوں کو لکھ کر، اپ لوڈ کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ میں، ماہنامہ ”پیغام شریعت“ (دہلی) میں بھی آپ کے حوالے سے، یہ بات، رقم کر دوں؟ استاذ موصوف نے فرمایا: ہاں! ماہنامہ میں بھی تحریر کر دو۔ کتبہ: طارق انور مصباحی۔ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ / ۷ فروری ۲۰۱۸ء۔



۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ / مطابق ۷ فروری ۲۰۱۸ء کو جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) سے متعلق میری تحریر، انٹرنیٹ پر، اپ لوڈ ہوئی۔ وہ تحریر، استاذ گرامی، خیرالاذکیا، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دَامَ ظِلُّہُ الَاقْدَس ناظم تعلیمات و سابق شیخ الجامعہ، الجامعہ الاشرفیہ، مبارک پور سے ہونے والی ایک طویل گفتگو کی تلخیص تھی۔ چند گھنٹوں بعد ہی ۸ فروری ۲۰۱۸ء کو خبر ملی کہ یہ تحریر، ٹیلی گرام، واٹس ایپ، فیس بک وغیرہ پر موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ اس کی تائید و حمایت میں ملک و بیرون ملک سے فون آئے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ: اگر، اس تحریر پر حضرت مصباحی صاحب قبلہ کا دستخط ہوتا، تو زیادہ، قابل اعتماد ہوتی۔ چوں کہ حضرت مدوح نے مجھے انٹرنیٹ پر، اپ لوڈ کرنے کی اجازت دے دی تھی تو، دستخط کی ضرورت، محسوس نہیں ہوئی۔

مزید توثیق کی خاطر، میں نے آج، شب جمعہ بوقت دس بجے، بتاریخ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۸ فروری ۲۰۱۸ء، مذکورہ تحریر، مکمل پڑھ کر حضرت مصباحی صاحب قبلہ دَامَ ظِلُّہُ العَالِی کو سنادی، تاکہ تصحیح بھی ہو جائے۔

جواب دوم، سن کر، استاذ موصوف نے فرمایا کہ اس امر کی تفصیل کی جائے کہ:

کیوں اب، ان لوگوں کا خود کو مصباحی کہنا، لکھنا، صحیح نہیں؟

استاذ گرامی کے حسب حکم، بعض تفصیلات، درج ذیل ہیں:

دراصل، ایسے فارغین، اپنے اقرار کے سبب ”مصباحی“ برقرار نہ رہے۔ ان کی سندیں، یقینی طور پر منسوخ ہو چکی ہیں۔

جامعہ اشرفیہ (مبارک پور) سند، تفویض کرتے وقت، فارغین سے حُسامُ الصَّرمین میں بیان کردہ احکام کی تصدیق

طلب کرتا ہے۔ فارغین کی تصدیق و اقرار کے بعد، انہیں سند، سپرد کی جاتی ہے۔

اسی اقرار نامہ میں یہ شرط بھی موجود ہوتی ہے کہ:

حُسامُ الصَّرمین کے احکام سے منحرف ہونے پر، سند، از خود، منسوخ قرار پائے گی۔

اب جو لوگ، حُسامُ الصَّرمین کے احکام کا انکار کرتے ہیں، تو اس انکار کے سبب، ان تمام کی سندیں، مسترد ہو چکی ہیں۔

جب سند ہی منسوخ ہو چکی ہے، تو اب کس بنیاد پر، یہ لوگ، خود کو مصباحی کہتے ہیں؟

دراصل، ان لوگوں کا خود کو مصباحی کہنا، ایک فریب ہے۔

پھر، اخیر تک، تمام تحریر، سن کر حضرت مصباحی صاحب قبلہ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

اس گفتگو میں حضرت مصباحی صاحب قبلہ دَامَ ظِلُّہُ الْعَالِی نے فرمایا کہ:

فارغین اشرفیہ میں، جو لوگ، حُسامُ الصَّرمین کے منکر ہیں، ان کی تمام سندیں، مسترد و منسوخ ہو چکی ہیں۔

یعنی قانونی طور پر بھی ان لوگوں کی سندیں، یقیناً، منسوخ ہو چکی ہیں۔

اس گفتگو سے بالکل واضح ہو گیا کہ ارباب اشرفیہ، ان لوگوں کی سندوں کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔

اور ان لوگوں کو مصباحی کہنے کی، وہ ہرگز، اجازت، نہیں دیتے۔

دراصل، جو لوگ، علم دین پڑھ کر اور تمام حقائق سے واقف و آشنا ہو کر بھی مسلک دیوبند کے

اشخاص اربعہ کی تکفیر کا انکار کرتے ہیں، وہ ”مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ فَقَدْ كَفَرَ“ کے دائرہ میں آتے ہیں۔

اسی کج روی کے سبب، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، ان تمام (منکرین) سے اظہارِ برأت کرتا ہے۔

الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور اسی مسلک پر قائم ہے، جو مسلک و مذہب، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

کا ہے۔ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کے جو فارغین، مسلک اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں

مسلمانان اہل سنت، ان تمام سے اپنا ربط و تعلق، ختم کر لیں۔

کتبہ: طارق انور مصباحی (کیرالا) ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ / ۸ فروری ۲۰۱۸ء۔



عرس حافظِ ملت، مبارک پور (۱۴۳۹ھ / ۲۰۱۸ء) کے جلسہ عام میں

حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی، مصباحی صدر المدرسین و صدر شعبہ افتاء، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور سے

ہونے والے ایک سوال کا جواب، ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

مؤرخہ یکم جمادی الآخریٰ ۱۴۳۹ھ / ۱۸ فروری ۲۰۱۸ء عرس حضور حافظِ ملت کے موقع پر

سوال وجواب کی محفل میں حُصَامُ النِّصْرَمَیْن سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے
الجامعۃ الاثریہ، مبارک پور کے شیخ و صدر مفتی، حضرت مفتی نظام الدین صاحب قبلہ دَامَ ظِلُّہُ نے صاف طور پر فرمایا کہ:

حُصَامُ النِّصْرَمَیْن ایک مقدس کتاب ہے۔ جو حُصَامُ النِّصْرَمَیْن کے فتویٰ کو چیلنج کرے
یا۔ اس پر نظر ثانی کی بات کرے، وہ، مصباحی، نہیں ہے۔ بلکہ اہل سنت و جماعت سے بھی نہیں ہے۔
ایسے لوگوں کا خود کو مصباحی کہنا، غلط ہے۔ اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اور فریب دینا ہے۔
سوال: جو لوگ حُصَامُ النِّصْرَمَیْن کی تصدیق نہیں کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔
اس میں سے بعض اپنے کو مصباحی بھی کہتے، لکھتے ہیں۔ ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: حُصَامُ النِّصْرَمَیْن کیا ہے؟ یہ ایک مقدس کتاب ہے۔ جس کو مُجِدِّ وَاَعْظَمُ امام احمد رضا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے
مرتب فرمایا ہے۔ اور مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور دنیا کے دوسرے بڑے بڑے علما نے، اس کی تصدیق کی۔
اس کتاب میں قرآن اور حدیث اور اجماع اُمت کی روشنی میں، یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ:
جو بد مذہب، ضروریات دین میں سے کسی ایک بھی ضرورت دین کا انکار کرے، اس کا رشتہ، اسلام سے ٹوٹ جاتا ہے۔
اسی طرح، اگر کوئی بد مذہب، حضور سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے، تو پھر رسالت کا کلمہ بکے
وہ بھی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

قرآن، شاہد ہے، احادیثِ کریمہ، شاہد ہیں اور ساری امتِ مسلمہ کا اجماع، شاہد ہے کہ:
جو شخص بھی ضروریات دینی میں سے کسی ضرورت دینی کا انکار کرے، یا۔ تو پھر رسول کا مُرتکب ہو
وہ، اسلام سے خارج ہے۔ اس کا رشتہ، اسلام سے ٹوٹ چکا ہے۔
وہ دیکھنے میں اگر چہ، ہمارے جیسا ہو، مگر، وہ، ہمارا، نہیں ہے۔
اس کا مذہب، الگ ہے۔ ہمارا مذہب، الگ ہے۔

حُصَامُ النِّصْرَمَیْن پر، نظر ثانی کے لئے اگر کوئی کہتا ہے، تو اس کی سخت نادانی ہے۔ ایسے مسائل میں کسی طرح سے نظر ثانی
کی کوئی حاجت اور کوئی ضرورت، نہیں ہے۔ یہ تو قطعی اجماعی مسائل ہیں، جن میں کوئی شک و شبہ ہے ہی نہیں۔
لہذا، ایسا شخص، اہل سنت و جماعت کے مسلک سے خارج ہے۔ وہ مسلکِ اہل سنت و جماعت سے نہیں ہے۔
اور اگر، ایسا کوئی شخص، مصباحی کہتا ہے، تو اس کا مصباحی کہنا، غلط ہے۔
اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اور فریب دینا ہے۔

ہم، ہمارا جامعہ، جب کسی فارغ التحصیل کو سند، جاری کرتا ہے، تو اس سے پہلے
ہم، اس سے ایک عہدِ وثاق، پکا پختہ عہد لیتے ہیں کہ وہ مسلکِ اہل سنت و جماعت پر مضبوطی کے ساتھ، قائم رہے گا۔
اور اگر، اس سے منحرف ہوا، تو وہ، مسلکِ اہل سنت سے خارج ہے۔ اور منحرف ہوتے ہی اس کی سند
خود بخود، مسترد ہو جائے گی۔ اور مصباحیت کے پاکیزہ زمرے سے اس کا نام، خود بخود، خارج ہو جائے گا۔
اگر، ہماری صفوں میں ایسا کوئی شخص پایا جاتا ہے، جو حُصَامُ النِّصْرَمَیْن کے فتویٰ کو چیلنج کرتا ہو، یا کہتا ہو کہ اس پر نظر ثانی
کی ضرورت ہے، تو وہ آدمی، ہمارا نہیں ہے، وہ مصباحی، نہیں ہے۔ وہ اہل سنت و جماعت سے نہیں ہے۔

کیا ہے؟ آپ کی مرضی۔ آپ، جو نام، دینا چاہیں، دے سکتے ہیں۔
 ہاں! ازراہِ شفقت، ہم اتنا کہتے ہیں کہ کسی کے دل میں شیطان نے، اگر ایسا کوئی وسوسہ ڈال رکھا ہے، تو جامعہ اشرفیہ کا دروازہ، ہمیشہ، کھلا رہتا ہے۔ یہاں کے کسی بھی استاد سے مل کر کے، وہ اپنے شبہ کو دور کر سکتا ہے۔ اور تشفی، حاصل کر سکتا ہے۔
 اور جب تک ایسا نہ کرے، تب تک کے لئے ہم وہی کہتے ہیں
 جو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا تھا کہ: ہم، اس سے بیزار ہیں اور وہ ہم سے الگ ہے۔“
 کُتِبَہُ: محمد والفقار خان نعیمی، مکرالوی، نوری دارالافتاء۔ کاشی پور۔ اُترا کھنڈ۔



حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سلسلے میں خانقاہِ عالیہ، قادریہ، برکاتیہ، ماہرہ مطہرہ (ضلع ایٹہ، اتر پردیش۔
 انڈیا) کے ولی عہد سجادہ نشین، حضرت مولانا سید محمد امان میاں قادری، برکاتی، مارہروی کی جانب سے
 اظہارِ موقف و اعلانِ حق، مندرجہ ذیل بیان (مئی ۲۰۱۸ء) کی صورت میں اہل سنت و جماعت کے سامنے آیا۔
پیغامِ برکاتیت۔ مارہرہ مطہرہ

حضراتِ گرامی..... سلام مسنون!

گذشتہ چند دنوں سے ایک غلط فہمی Social Media پر، خانقاہِ قادریہ، برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ کے حوالے سے
 عام سی ہو رہی ہے اور کچھ علماے کرام کی زبانی، یہ سنا گیا کہ:
 حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے متعلق، خانقاہِ برکاتیہ کا اجتماعی موقف
 اکابر علما و مشائخ کے اقوال اور طریقے سے منفرد بھی ہے اور امت میں باعثِ اضطراب بھی۔
 لہذا، راقم الحروف نے ارادہ کیا کہ:

علماے کرام اور احبابِ اہل سنت کی غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے چند سطریں، ضرور، رقم کی جائیں۔
 لہذا، والدِ ماجد، حضرت امینِ ملت، جو خانقاہِ برکاتیہ، مارہرہ شریف کے صاحبِ سجادہ اور درگاہ، شاہِ برکت اللہ کی
 منظمہ کمیٹی کے صدر ہیں اور میرے عمِ مکرم، حضرت رفیقِ ملت، جو سجادہ نوری کے وصی و وارث ہیں۔
 اور میرے بقیہ عمّین کریمین اور دیگر صاحبزادگانِ خانوادہ برکات کی جانب سے فقیر برکاتی، عرض کرتا ہے کہ:
 صحابی رسول، حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حوالے سے ہمارا وہی موقف ہے، جو سلفِ صالحین کا ہے۔
 یعنی، وہ صحابی رسول، کاتبِ وحی، اور اُمّ المؤمنین، ام حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے برادرِ بزرگ ہیں۔
 بلاشبہ، تمام صحابہ کرام، ہمارے لیے باعثِ تعظیم و تکریم ہیں اور ان کی عزت، عظمت و اطاعت کرنا
 ہمارے ایمان کی مضبوطی کی دلیل ہے۔

ہمارے نزدیک، ہر وہ شخص، غیر معتبر و غیر مستند ہے، جو صحابہ کرام کے مرتبے اور شان میں تنقیص و تصغیر کرے۔
 یا۔ مَعَاذَ اللہ، ان کو تحقیری جملوں سے یاد کرے۔

جہاں تک حضراتِ صحابہ کرام اور ان کے مراتب کا معاملہ ہے، تو اس حوالے سے یہ دلیل، شافی و کافی ہے کہ:
 رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

جس نے میرے صحابی کو، برا بھلا کہا، اس پر، اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (طبرانی)
اور یقیناً ان صحابہ کی جماعت میں حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ بھی شامل ہیں۔

نہی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”میرے صحابہ کو، برا بھلا نہ کہو۔“

اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک، اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا، اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے
تو ان کے مُد کے برابر بھی، نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کے نصف کو پہنچ سکتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)
اور جہاں تک حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ کے مرتبے کا تعلق ہے
تو، اس کی دلیل میں، سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد، کافی ہے کہ:

”اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعہ، لوگوں کو ہدایت دے۔“
(جامع ترمذی جلد ۲- ص: ۲۴۷)

ہمارے امام سلسلہ قادریہ، سیدنا غوثِ اعظم رَضِيَ اللہ عَنْہُ اپنی کتاب، غنیۃ الطالبین میں
حضرت سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے حوالے سے، ارشاد فرماتے ہیں کہ:
”جو شخص، کسی صحابی کے بارے میں کوئی ناشائستہ کلمہ کہتا ہے، وہ خواہش کا بجاری ہے۔“
اس حوالے سے خانقاہ برکاتیہ کے اسلاف اور اُخلاف کا موقف، بالکل صاف ہے۔

جو ہمارے مشائخ کے اقوال اور تصانیف سے ظاہر ہے۔ جس پر، ہم، بِفَضْلِہِ تَعَالٰی، قائم ہیں اور رہیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ۔
جدِّ کریم، خاتمِ اکابر ہند، سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ

اپنی مشہور زمانہ تصنیف سِرَاجُ الْعَوَارِفِ فِي الْوَصَايَا وَالْمَعَارِفِ کے چھ بیسویں نور میں ارشاد فرماتے ہیں:
”اس زمانے میں اہلِ سُنَّت و جماعت کے لوگ، جو رافضیوں کے پاس آتے اور جاتے ہیں اور ان کے پاس بیٹھنے کی
وجہ سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ اور دوسرے جملہ صحابہ سے سوء ظن رکھتے ہیں، یہ خود ایک بڑا رُفْض ہے۔
لہذا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم، امیر معاویہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ کا کچھ حال، بیان کریں۔
اور محبوبِ الہی نظام الدین اولیا کے اقوال پر بھروسہ کریں کہ یہی صوفیا کے لئے پسندیدہ ہے۔
محبوبِ الہی کے ملفوظات، فوائد القواد میں ہے:

بندہ (امیر حسن علائخی) نے عرض کیا کہ: امیر معاویہ کے بارے میں ہمیں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے؟
تو حضرت محبوبِ الہی نے فرمایا: ”وہ مسلمان تھے۔ صحابہ کرام میں سے تھے۔ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ کے بھائی تھے۔“
حضور نوری میاں رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے، اسی کتاب کے بیسویں نور میں مزید ارشاد فرمایا کہ:
”ایک روز، میں، پیرومرشد، خاتمِ الاکابر، حضرت سید شاہ آلِ رسول، احمدی، مارہروی کی بارگاہ میں حاضر تھا۔
جنگِ جَمَل و صفین اور مہرِ وان میں شریک ہونے والوں کے بارے میں اہلِ سُنَّت و جماعت کے عقیدے کے مطابق
کتاب لکھ کر حضرت کی بارگاہ میں بغرضِ اصلاح، پیش کی اور عرض کیا:

اس مسئلہ پر کچھ ارشاد فرمائیں، تاکہ ہم اسے دین و ایمان کا محافظ بنائیں۔

تو ارشاد فرمایا کہ: ہم، صحابہ کرام کا تذکرہ، اچھے الفاظ میں ہی کریں گے، بس، یہی، کافی ہے۔“

آخر میں، ہم، سرکارِ غوثِ اعظم کے اس قول پر، اس گفتگو کو تمام کرتے ہیں کہ غُثَّیُّ الطَّالِبِین میں آپ نے ارشاد فرمایا: ”اہلِ سنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ: صحابہ کرام کے مابین، جو جنگیں ہوئیں، ان پر خاموش رہیں۔ کسی کو، ان کے برابر نہ سمجھیں اور ان سے اظہارِ محبت کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

اور یہ بات، ہم، قطعی طور پر، واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل و عظمت پر ہماری خانقاہ کے اُسلاف اور اُخلاف میں نہ کسی طرح کا سکوت تھا اور نہ ہے۔

اس میں ہمارا وہی موقف ہے، جو علمائے مجتہدین و فقہائے کرام اور مشائخِ عظام رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا تھا۔ لہذا، فقیر برکاتی، تمام احبابِ اہلِ سنت سے یہ اپیل کرتا ہے کہ: اگر، دین، شریعت اور طریقت کے حوالے سے کسی بھی قسم کی غلط فہمی، خانقاہِ برکاتیہ، مارہرہ مقدسہ کی طرف منسوب ہوتی دکھائی دیتی ہو، تو خانقاہ کے حتمی موقف کے بارے میں

حضرت امینِ مِلّت اور حضرت رفیقِ مِلّت مُدَّ ظِلُّہُمَا سے ضرور، رجوع کیا جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ، ہمیں اپنے پیارے حبیب، سید عالم ﷺ کی پیروی اور اتباع کرنے کی توفیق، عطا فرمائے۔ اور ان کے صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار کا مطیع و فرمانبردار اور وفادار بنائے۔ آمین! بِحَاہِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ﷺ۔ سید امان قادری، ولی عہد، خانقاہِ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ۔ ڈائریکٹر، البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ۔ اتر پردیش، انڈیا۔



پیغامِ اشرفیت - کچھ چھہ مقدسہ

شیخ الاسلام، حضرت مولانا سید محمد مدنی میاں، اشرفی، کچھوچھوی، جانشین حضرت محدثِ اعظم ہند کی صدارت اور حضرت مولانا سید محمود اشرف میاں، اشرفی، کچھوچھوی، سجادہ نشین، خانقاہِ اشرفیہ، حسنیہ، سرکارِ کلاں، کچھوچھہ شریف کی قیادت میں ایک تحریری بیان، بعنوان ”اظہارِ موقف و اعلانِ براءت“، مع دستخطِ مشائخ و شہزادگانِ کچھوچھہ مقدسہ عرسِ مخدومی، مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ کے جلسہ عام میں پڑھا گیا اور اسے پورے ملک میں عام کیا گیا۔ وہ تحریری بیان، ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

خانقاہِ اشرفیہ حسنیہ، سرکارِ کلاں، تارکِ سلطنت، غوثِ العالم، محبوبِ یزدانی، قدوة الکبراء، مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قَدَسَ اللہُ سِرَّہُ وَاَدَامَ فُیُوضَہُ کے عقائد و نظریات و معمولات کی ترجمان و مبلغ روز اول سے ہے اور رہے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی۔

سواِ اعظمِ اہلِ سنت و جماعت کے متفقہ عقائد و نظریات و معمولات سے انحراف اہلِ سنت و جماعت سے خروج کے ساتھ، خانقاہِ اشرفیہ حسنیہ، سرکارِ کلاں و خانوادہ اشرفیہ کے ذمہ دار اکابرِ علمائے و مشائخ کے موقف کی مخالفت کے مترادف بھی ہے۔ مثلاً:

(۱) اہل سنت کا یہ اجماعی موقف ہے کہ:

جملہ صحابہ کرام رَضُوا اللہَ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین ہدایت یافتہ و نجوم ہدایت ہیں۔ کوئی غیر صحابی کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ ہر صحابی کا احترام، واجب و لازم ہے۔ صحابہ کو برا بھلا کہنے والا بد دین ملعون ہے۔ صحابہ کرام، رَضُوا اللہَ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین میں شیخین کریمین (حضرت ابوبکر و حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ اُن کی افضلیت کا منکر، گمراہ ہے۔

(۲) حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی محبت، ایمان کی علامت اور اُن کا بُغض، نفاق کی علامت ہے۔ فضائل و کمالات میں حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا، حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے تقابل کرنا بھی بے ادبی، باطنی خباثت کی دلیل اور اہل سنت کے نظریہ کے خلاف ہے۔

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، صحابی رسول، کاتب وحی تھے۔ لہذا، اُن پر لعن طعن کرنے والا، انھیں، برا بھلا کہنے والا، بد دین، گمراہ، رافضی ہے۔

اگرچہ اپنے آپ کو سنی اور محب اہل بیت کہتا ہو۔

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے ملفوظات، لطائف اشرفی، جلد سوم، صفحہ ۵۴، لطیفہ ۵۳ میں ایسے شخص کو روافض کے فرقہ لاعنیہ میں شمار کیا گیا ہے۔

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ، سرکارِ کلاں اور خانوادہ اشرفیہ کے ذمہ دار علما و اکابر و مشائخ کا بھی، یہی موقف ہے۔

اس موقف سے انحراف، یا اس پر بحث و مباحثہ کرنے والوں سے ہم بیزار ی و براءت کا اعلان کرتے ہیں۔

ایسے اشخاص، خانقاہ اشرفیہ حسنیہ، سرکارِ کلاں اور خانوادہ اشرفیہ کے ترجمان، ہرگز نہیں

اور ہمارا اُن سے کوئی روحانی تعلق بھی نہیں۔ اگرچہ، وہ خود کو اشرفی، یا۔ خلیفہ اشرفی کہتے اور لکھتے ہوں۔

تمام سنیوں کو چاہیے کہ ایسے افراد کی گمراہیوں سے اپنے دین و ایمان کو محفوظ رکھیں۔

ماضی میں اہل سنت و جماعت کے اسلاف اور علما و محققین کے مابین، جن مسائل میں اختلاف، واقع ہوا ہے

اُن میں خانقاہ عالیہ اشرفیہ حسنیہ، سرکارِ کلاں اور خانوادہ اشرفیہ کے ذمہ دار علما و مشائخ کا

وہی موقف ہے، جو جمہور اسلاف و علما و محققین اہل سنت کا موقف ہے۔ مثلاً:

(۳) جناب ابوطالب کے کفر و ایمان کے مسئلہ میں جمہور اسلاف اہل سنت کا موقف، کفر کا ہے۔

اور یہی، موقف حضرت مخدوم سمنانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کا بھی ہے۔

جیسا کہ مکتوبات اشرفی کے دسویں مکتوب میں، اس کی صراحت، موجود ہے۔

باوجود اس کے، اہل سنت و جماعت کا یہ متفقہ نظریہ ہے کہ جناب ابوطالب کا ذکر، خیر کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اُن کا نام

ادب سے لینا چاہیے۔ اُن کے نام کے ساتھ، جناب، حضرت وغیرہ، تعظیم کے الفاظ، استعمال کرنا چاہیے۔

لیکن، اس میں غلو کرنے، مثلاً: انھیں رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَا عَلَیْہِ السَّلَام کہنے، لکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

بلا ضرورت، جناب ابوطالب کے ایمان و کفر پر بحث و مباحثہ کرنا، یا انھیں برا بھلا کہنا، منع ہے۔

قاتلین کفر و ایمان کے ہر دو گروہ، علما و محققین اہل سنت میں سے ہیں۔

لہذا، قائلینِ ایمان کو رافضی کہنا، یا شدت اختیار کرتے ہوئے قائلینِ کفر کو، ناصبی و خارجی کہنا، ظلم و زیادتی فسق و گناہِ کبیرہ ہے۔

جناب ابوطالب کے کفر و ایمان کے مسئلے کو زیر بحث لا کر اہلِ سنت میں فتنہ پیدا کرنے والوں کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں اور اُن سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔
ایسے کسی بھی فرد کو، خانقاہِ اشرفیہ اور خانوادہِ اشرفیہ کا ترجمان، ہرگز نہ سمجھا جائے۔
(۴) ڈاکٹر طاہر القادری کے تعلق سے ہندوپاک کے ذمہ دار علما و مفتیانِ کرام کی تحریروں اور تقریروں سے یہ بات، ظاہر ہے کہ وہ اپنے غیر شرعی اعمال و نظریات کے سبب، سخت گمراہی میں مبتلا ہیں۔
ہم اس مسئلے میں ہندوپاک کے اُن علما و مفتیانِ کرام کی تائید کرتے ہیں۔ نیز، اہلِ سنت کے افراد کو تاکید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے گمراہ کن نظریات اور اعمال سے اپنے آپ کو بچائیں۔
اس مسئلے سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے اُن علما و مفتیانِ کرام سے اور جامع اشرف کے دارالافتا سے براہِ راست رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔
اہلِ سنت و جماعت کو عموماً، اور خانقاہِ اشرفیہ حسنیہ سرکارِ کلاں اور خانوادہِ اشرفیہ کے جملہ متوسلین، متعلقین و معتقدین کو خصوصاً، آگاہ کیا جاتا ہے کہ:

مذکورہ بالا موقف کی مخالفت کرنے والے کسی بھی فرد کو خانقاہِ اشرفیہ، یا جامع اشرف کا نمائندہ، یا ترجمان نہ سمجھیں۔
اگر، جامع اشرف کا کوئی فارغ التحصیل، مندرجہ بالا موقف سے منحرف ہو، تو اس کی سند کو، کالعدم تصور کیا جائے گا اور وہ خود کو جامعی کہنے، یا لکھنے کا مجاز نہ ہوگا۔ ایسے کسی بھی فرد کو، ہرگز جامع اشرف کا فارغ التحصیل، نہ سمجھا جائے۔



مذکورہ سبھی بیانات، مستند و معتد اور ذمہ دار علما و مشائخِ سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت کے ہیں۔
جن میں اہلِ سنت و جماعت کے مذہب و موقف کا، پوری صراحت و وضاحت کے ساتھ، اظہار و اعلان ہے۔
اس تحریر کے آخر میں بطورِ خلاصہ، دو امور کی طرف، توجہ دلائی جاتی ہے۔
اور ان میں سے، ہر ایک امر، نہایت اہم اور بنیادی حیثیت کا حامل ہے:
(۱) اہلِ بیتِ اطہار کی طرح، صحابہ کرام کی فضیلت و عظمت، مسلمات میں سے ہے۔
جس میں کسی طرح کی نقب زنی کرنے والا شخص، امتِ محمدیہ کا، بدخواہ اور اہلِ سنت کے صراطِ مستقیم کا، راہزن ہے۔
مشہور محدث، حضرت امام نسائی، ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:
اسلام، ایک گھر کی طرح ہے، جس کا دروازہ بھی ہوا کرتا ہے۔ اور صحابہ کرام، اس گھر کا دروازہ ہیں۔
جو شخص بھی کسی صحابی کی اذیت و تنقیص کے درپے ہو، اُس نے گویا، اسلام ہی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا۔
اور ایسے شخص نے گویا کہ اسلام کے دروازے میں نقب زنی کی کوشش کی۔ اور چوری چھپے، اس گھر میں گھسنا چاہتا ہے۔
فَمَنْ أَرَادَ الْمَعَاوِيَةَ فَإِنَّمَا أَرَادَ الصَّحَابَةَ (ص ۳۹- جلد اول۔ تَهْذِيبُ الْكَمَالِ لِلْمُزِّي)
جو شخص، حضرت امیر معاویہ پر انگشت نمائی کرنا چاہتا ہے، وہ، درحقیقت، صحابہ کرام پر، انگشت نمائی کر رہا ہے۔“

معرض و منکر حضرت معاویہ، بظاہر، صرف آپ کو نشانہ بنا رہا ہے۔
لیکن، درحقیقت، درجنوں اور سیکڑوں نہیں، بلکہ ہزاروں ایسے صحابہ کرام، اس کا نشانہ بن رہے ہیں
جو حضرت امیر معاویہ کے ساتھ تھے۔

اب ایسی صورت میں قرآن حکیم و احادیث نبوی اور سارا دین اسلام، اس کی زد میں نہیں آجائے گا؟
اور سارا ذخیرہ اسلام، مشکوک و مشتبہ اور ناقابل اعتبار و اعتماد نہیں قرار پائے گا؟ اَلْعَيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔

دیدي کہ خونِ ناحق پروانہ، شمعِ را
چنداں، اماں نہ داد کہ شبِ راء، سحر کند

(۲) مخالفین و معاندین، بظاہر، صرف امام احمد رضا کو، نشانہ تنقید و تنقیص بنا رہے ہیں۔
اور حُسامُ الصِّرَمِينَ کے خلاف، خاص طور سے ایک مہم چھیڑ رکھی ہے۔
جس کا مقصد، اس کے سوا، کچھ نہیں کہ:

شخصیت اور موقف، دونوں کو مطعون و مجروح اور ناقابل اعتبار و ناقابل قبول ٹھہرا دیا جائے۔

اب بتایا جائے کہ وہ سارے علما و مشائخِ سوادِ اعظم اہل سنت، جنہوں نے آپ کی
شخصیت اور علم و تفقہ پر بے پناہ اعتماد کیا اور آپ کے فتاویٰ، بالخصوص حُسامُ الصِّرَمِينَ کی تائید و توثیق کی
وہ سیکڑوں مشاہیر علما و مشائخِ عرب و عجم، غیر معتبر و غیر مستند نہیں، قرار پائیں گے؟
اور اہل سنت و جماعت کا جماعتی نظام ہی نہیں، بلکہ مذہب و مسلک بھی معرضِ خطر میں نہیں آجائے گا؟
اور سب کچھ، درہم برہم، نہیں ہو جائے گا؟

یوں نہ دوڑیں آپ، برچھی تان کر

اپنے بیگانے، ذرا پہچان کر

اللہ تبارک و تعالیٰ، ہم سب کو، مذہبِ مہذبِ اہل سنت و جماعت پر قائم و دائم رکھے اور اپنے اکابر و اسلاف کی تعظیم
و توقیر کی توفیق، عطا فرمائے۔ آمین آمین۔ یَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔ بِحَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ الْكَرِيمِ۔ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ
وَعُلَمَائِهِ أُمَّتِهِ وَ مَشَائِخِ مِلَّتِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ التَّسْلِيمِ۔

مؤرخہ

۱۲ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ

۲۴/ اکتوبر ۲۰۱۸ء

بروز، چہار شنبہ

یس اختر مصباحی

دارالقلم، ذاکر نگر، نئی دہلی

فون:- 9560848408

9350902937

ای میل: misbahi786.mk@gmail.com